زیرِ نظر مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب: ''احمد عدنان طارق احوال و آثار'' کے عنوان سے ہے اس باب میں ادیب کی حالات زندگی، ملازمت، ادبی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب دوم: ''اردو میں بچوں کا ادب۔۔۔ روایت اور تعارف'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب کو طویل ہونے کے باعث دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصے میں اردو میں بچوں کا منظور ادب، نثری ادب اور رسائل و جرائد میں بچوں کے ادب کی روایت کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسرے حصے میں بچوں کے ادب، بچوں کے ادب کی اہمیت و ضرورت، بچوں اور بڑوں کے ادب میں فرق، بچوں کی تعلیم و تربیت، بچوں کے ادب کی خصوصیات، بچوں کے ادب کے موضوعات، دورِ حاضر میں بچوں کا ادب چھاپنے والے ادارے اور رسائل، دورِ حاضر میں بچوں کا ادب ایک اجمالی جائزہ جیسے پہلوؤں کو سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

باب سوم: ''احمد عدنان طارق کی کہانیوں کا فکری فنی جائزہ'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں کہانیوں کا موضوعات کے لحاظ سے جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اخلاقی کہانیاں، جانوروں پر مبنی کہانیاں، معلومات پر مبنی کہانیاں، جادوئی طلسماتی کہانیاں۔

باب چہارم: احمد عدنان طارق کی (ترجمہ شدہ) کہانیوں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں اُن کی ایسی کہانیوں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا جو دوسرے ممالک کی لوک کہانیوں، روایتی کہانیوں داستان کا حصہ رہ چکی ہیں۔

باب پنجم: احمد طارق کی نظموں کا موضوعاتی مطالعہ'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں اخلاقی تعلیم و تربیت، صلاح ومشورہ، پندونصیحت، جانوروں سے محبت جیسے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آخر میں کتابیات کی فہرست بنیادی اور ثانوی طور پر دی گئی ہے۔ جن کے توسط سے مقالہ مکمل کیا گیا۔ تاہم انہی کتب کا ذکر کرنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ جن کو میں نے باقاعدہ حوالے کے طور پر لیا۔

عظیم محقق ڈاکٹر صائمہ ارم (صدرِ شعبہ اردو) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور، ممتاز نقاد، ناول نگار ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی صاحب، منفرد اسلوب، گہری نگاہ رکھنے والے، دیباچہ نگار ڈاکٹر سفیر حیدر، جدید دور کے خیالات کو شاعری کے پیرائے میں ڈالنے والے ڈاکٹر ارسلان، عظیم بلند پایہ شاعرہ، ڈاکٹر فرزانہ ریاض یہ وہ اساتذہ اکرام ہیں جن کے زیرِ سایہ میں نے چار برس کا عرصہ گزارہ۔ انہی کی بدولت آج مقالہ تکمیل کرنے کی اہل ہوئی۔ ان تمام اساتذہ اکرام کا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تا ابد ہمارے سروں پر رکھے۔ (آمین)